فتوح الغیب

معارف و حقائق الٰہیہ کی الہامی دستاویز

مصنّف

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ

مترجم

سیّد محمّد فاروق القادری ایم اے

○

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات

۲۴۹/ این سمن آباد — لاہور — پاکستان

شوروم : المعارف ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

کلاسیک کُتبِ تصوّف ⁘ سلسلۂ اُردُو تراجم

ناشر : ابونجیب حاجی محمد ارشد قریشی
بانی تصوف فاؤنڈیشن۔لاہور

طابع : زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

سالِ اشاعت : ۱۴۱۹ھ — ۱۹۹۸ء

قیمت : ۷۵ روپے

تعداد : پانچ سو

واحد تقسیم کار : المعارف۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

۶ — ۰۰۵ — ۵۰۶ — ۹۶۹ — آئی ایس بی این

تصوف فاؤنڈیشن ابونجیب حاجی محمد ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصالِ ثواب کے لیے بطور صدقہ جاریہ اور یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلف صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مطابق تبلیغِ دین اور تحقیق و اشاعت کُتبِ تصوف کے لیے وقف ہے۔

May Allah Subhanahu Wa Ta'ala Bless the Parents and Parents in-law of

Mohtram Abu Najeeb Haji Muhammad Arshad

for bringing out such a marvel translation of beautiful writtings

from

Qutbul Aqtaab,Syyedus Saadaat,Sheikhul_Mashaikh, Ghouse Samadaani,

Mahboob Subhaani, Sulatanul_Aulia, Abu Muhammad, Al-Syed Sheikh

Mohayyuddin Abdul Qadir Al-Gillani , Radhi_Allahu Anhu

اور جود و سخا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اسی طرح بست و کشاد، موت و حیات، عزت و ذلت اور غربت و ثروت اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے ایسی صورت میں بندہ خود کو دستِ قضا و قدر میں اس طرح جملہ اختیارات بشری سے عاری پاتا ہے جیسے دایہ کے ہاتھوں میں طفلِ شیر خوار۔ غسّال کے ہاتھوں میں میت اور چوگان سوار کے سامنے گیند، بالکل اسی طرح بندہ اپنے طور پر کوئی حرکت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی دوسری چیز کو حرکت میں لا سکتا ہے، بلکہ اُسے تو خود ایک حالت سے دوسری حالت، ایک صفت سے دوسری صفت اور ایک وضع سے دوسری وضع میں تبدیل کیا جاتا ہے وہ تو اپنے مالکِ حقیقی کے حکم کا تابع اور اپنے آپ سے بے خبر ہوتا ہے اور اُس کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ اپنے رب کے حکم اور ذات کے سوا نہ کچھ اور دیکھتا ہے نہ سمجھتا ہے، وہ دیکھتا ہے تو اسی کی نگاہِ قدرت سے اور جو کچھ بھی سنایا جاتا ہے وہ اسی کا کلام اور علم ہوتا ہے وہ اس کی نعمت سے سرفراز، اس کی قربت سے سعادت مند، اس کی نزدیکی سے آراستہ و مشرف اس کے وعدے پر شاداں، اس سے مطمئن، اس کی گفتگو سے مانوس اور غیر کی باتوں سے بیزار ہوتا ہے، وہ اس کے ذکر کا طالب، اس کی پناہ کا چاہنے والا، اس سے استحکام پانے والا، اس پر توکل کرنے والا، اس کے نُورِ معرفت سے ہدایت یافتہ، اس کے جامۂ نور میں ملبوس، اس کے عجیب و غریب علوم کا جاننے والا اور اس کی قدرت کے اسرار و رموز سے باخبر ہوتا ہے۔ بندہ ذاتِ حق ہی سے سنتا اور یاد رکھتا ہے، یہاں تک کہ اپنے رب کی ان عطا کردہ نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور شکر بجا لاتے ہُوئے دعا میں مشغول رہتا ہے۔

(۴) فنائے خواہشات کا ثمرہ

جب تو مخلوق کے تمام احوال سے اس طرح کٹ جائے کہ گویا تو ان کے لیے مرگیا ہے تو تجھے ذاتِ حق کی جانب سے یہ القاء کیا جائے گا کہ خدا نے تجھے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لیا ہے اور تجھے تمام نفسانی خواہشات سے بے نیاز کر دیا ہے، جب تو خواہشاتِ نفس سے اپنا رابطہ منقطع کرلے تو تجھے پردۂ غیب سے یہ الہام ہوگا کہ تیرے رب نے اپنی رحمت سے نوازتے ہُوئے تجھے تیرے ارادے اور آرزو سے بھی مبرا کر دیا ہے۔ جب تو اپنے ارادے اور

آرزو سے بھی ناطہ توڑ بیٹھے تو تجھے اپنے رب سے یہ مژدہ سنایا جائے گا کہ اس نے تجھے اپنی رحمت سے مشرف کر کے حیاتِ جاوداں بخش دی ہے، الغرض جس وقت (تو) اپنے ارادے و آرزو سے خود کو بالا کر دے تو تجھے ایک ایسی زندگی بخش دی جائے گی کہ جس کے بعد کوئی موت نہیں، تجھے ایسی تونگری عطا کی جائے گی جس کے بعد کوئی افلاس نہیں ہوگا، تجھے بخشش و عطا کی ایسی دولت سے مالا مال کیا جائے جو ہمیشہ باقی رہے گی، تجھے ایسی مسرتوں سے ہمکنار کیا جائے گا کہ ان کے بعد غم و الم کا نشان تک باقی نہیں رہے گا، تجھے ایسے ناز و نعمت سے مالا مال کیا جائے گا کہ اس کے بعد کوئی محنت و سختی نہ ہوگی، تجھے علم کی وہ لازوال دولت بخش دی جائے گی کہ اس کے بعد ساری جہالتیں کافور ہو جائیں گی اور تجھے اس طرح مامون و مصئون کر دیا جائے گا کہ اس کے بعد خوف کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔ تجھے نیک بخت بنایا جائے گا بد بخت نہیں، تجھے عزت بخشی جائے گی ذلت نہیں، تجھے بارگاہِ رب العزت میں قُرب حاصل ہوگا دُوری نہیں، تجھے رفعت عطا ہوگی پستی نہیں، تیری تعظیم کی جائے گی تحقیر نہیں اور تجھے پاکیزہ بنایا جائے گا آلودہ نہیں، اس کے بعد لوگوں کی وہ تمام مرادیں اور آرزوئیں جو وُہ تجھ سے چاہیں گے پُوری ہوں گی اور لوگ جو کچھ بھی تیری مدح و ثنا میں کہیں گے وُہ درست ہوگا۔ پس تو (ایسا) اکسیر بن جائے گا (کہ مسِ خام کو بھی کندن بنا دے گا) پھر تو اس مقام کو پا لے گا کہ کوئی تیرے رُتبے کو نہیں پہنچ پائے گا، اور تو ایسا نیک بخت اور صاحبِ عظمت ہوگا کہ کوئی تیری مثل نہ ہوگا، اور ایسا یگانۂ روزگار ہوگا کہ کوئی تیرا ہمسر نہ ہوگا، اور ایسا بے نظیر و بے مثال ہوگا کہ کوئی تجھ جیسا نہیں ہوگا۔ تو یگانوں کا یگانہ، تنِ تنہا، مستور سے بھی مستور اور رازوں کا راز ہو جائے گا، ایسی صورت میں تو ہر رسول، نبی اور صدیق کا وارث بن جائے گا، تجھے ولایت میں درجہ کمال حاصل ہوگا۔ ابدال تجھ سے کسبِ فیض کریں گے، تجھ سے لوگوں کی مشکلات حل ہوں گی۔ تیری ہی دُعا سے بارانِ رحمت کا نزول ہوگا۔ تیری برکت سے کھیتیوں کو نمو حاصل ہوگا، تیری ہی امداد سے ہر خاص و عام، اہلِ سرحد، رعایا و حکّام، قائدینِ قوم، افرادِ ملّت الغرض تمام مخلوقات کی آفات و بلیّات رفع ہوں گی۔ ایسے میں تو شہروں اور ان کے باشندوں کا امیر و منتظم ہوگا، پس لوگ تجھ سے فیض حاصل کرنے کے لیے تیری طرف جوق در جوق دوڑے چلے آئیں گے۔ اُن کے

باتھ حکمِ خداوندی سے تیرے آگے عطیے اور نذرانے پیش کرنے اور خدمت بجا لانے کے لیے دراز ہونگے اور اُن کی زبانیں ہر جگہ تیری مدح وثنا بطریق احسن کرتی پھریں گی۔ تیرے کمال (ولایت کاملہ) میں اہلِ ایمان کو کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ اے آبادیوں اور ویرانیوں کے باشندوں میں سے بہترین شخص یہ (تمام نعمتیں)، خدا کا فضل ہیں اور اس کی ذات بڑے فضل والی ہے۔

(۵) حقیقتِ دُنیا

جب تو دنیا کو اس کے تمام ترساز وسامانِ آرائش، دِل لُبھا دینے والے مکروفریب، زیرِ دام لانے والے اسباب، سمِ قاتل لذات ظاہری گدازی ونرمی، پوشیدہ مضرتوں، اپنے طلبگاروں کو فوری ہلاکت میں ڈالنے اور عہد شکنی کے معمول کے ساتھ دنیاداروں کے ہاتھوں میں دیکھے تو ان میں سے ایک ایسے شخص کی طرح جان کہ جو قضائے حاجت کی جگہ میں گندگی وغلاظت کے ڈھیر پر اس حالت میں بیٹھا ہوا ہے کہ اس کی شرمگاہ برہنہ اور اس کے چاروں طرف بدبو اور تعفن پھیلا ہوا ہے، ایسے میں تو جب اسے دیکھتا ہے تو آنکھوں کو اس کی برہنہ شرمگاہ دیکھنے سے بند کر لیتا ہے اور تعفن سے بچنے کے لیے ناک پر ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ جب تو دنیاداروں کے پاس مال ومتاعِ دنیا دیکھے تو اسی طرح اس کی زینت وآرائش سے نگاہیں اٹھالے اور اس کے شہوات ولذات کی بدبو سے اپنا ناک بند کرلے تاکہ تجھے اُس سے اور اس کی آفات سے نجات حاصل ہو، تجھے دنیا میں جس قدر حصہ مقدر ہے مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ولا تمدن عینیك الی ما متّعنا به ازواجاً منهم زهرة الحیوٰة الدنیا لنفتنهم فیه ورزق ربك خیرٌ وابقیٰ [۱] (اے سننے والے! اپنی آنکھیں اس مال ومتاع پر مت لگا جو ہم نے کفار کو اس دنیا میں برتنے اور آسائش کے لیے دی ہیں، ہم نے انھیں یہ مال ومتاع اس لیے عطا کیا ہے تاکہ اس کے سبب انہیں فتنے میں ڈالیں، اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور دیرپا ہے)

---

[۱] طٰہٰ: ۱۳۱